توبہ
کرنے والوں کے واقعات
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ     وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ     وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ مُنوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: **فرض حج کرو، بے شک اس کا اَجر بیس (20) غزوات میں شرکت کرنے سے زِیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔** (فردوس الاخبار، ۲/ ۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

**دو مَدَنی پھول:** (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

## بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورَہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ایک نوجوان کی توبہ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" کے صفحہ 363 پر ہے: ایک دن حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار لوگوں کو وَعْظ و نصیحت کرنے کے لئے مِنْبر پر تشریف لائے اور انہیں عذابِ اِلٰہی سے ڈرانے اور گناہوں پر ڈانٹنے لگے۔ قریب تھا کہ لوگ شِدَّتِ اِضْطِراب سے تڑپ تڑپ کر مر جاتے۔ اس محفل میں ایک گنہگار نوجوان بھی مَوْجُود تھا، جو اپنے گناہوں کی وَجہ سے قَبْر میں اُترنے کے مُتَعَلِّق کافی پریشان تھا۔ جب وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِجتماع سے واپس گیا تو یُوں لگتا تھا جیسے بیان اس کے دل پر بہت زِیادہ اَثر اَنداز ہو چکا ہو۔ وہ اپنے گناہوں پر نادِم ہو کر اپنی ماں کی خِدْمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "اے میری امّی جان! آپ چاہتی تھیں کہ میں شیطانی لَہو ولَعِب اور خُدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی چھوڑ دوں، لہٰذا آج سے میں اسے تَرک کرتا ہوں۔" اور اس نے اپنی امّی جان کو یہ بھی بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا مَنْصُور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے اِجتماعِ پاک میں حاضر ہوا اور اپنے گناہوں پر بہت نادِم ہوا۔ چُنانچہ، ماں نے کہا: "اے میرے بیٹے! تمام خُوبیاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، جس نے تجھے بڑے اچھے اَنداز سے اپنی بارگاہ کی طرف لوٹایا اور گناہوں کی بیماری سے شِفا عَطا فرمائی اور مجھے قَوِی اُمید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے تجھ پر رونے کے سبب تجھ پر ضَرور رَحم فرمائے گا اور تجھے قَبول فرما کر تجھ پر اِحْسان فرمائے گا، پھر اس نے پوچھا: اے بیٹے! نصیحت بھرا بیان سُنتے وَقْت تیرا کیا حال تھا؟" تو اس نے جواب میں چند اَشْعار پڑھے، جن کا مفہوم یہ ہے:

"میں نے توبہ کے لئے اپنا دامن پھیلا دیا ہے اور اپنے آپ کو مَلامت کرتے ہوئے مُطِیْع و فرماں بردار بن گیا ہوں۔ جب بیان کرنے والے نے میرے دِل کو اِطاعتِ خُداوَنْدی کی طرف بُلایا تو میرے دل کے تمام قُفْل (یعنی تالے) کُھل گئے۔ اے میری امّی جان! کیا میرا مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میری گناہوں بھری زِنْدگی کے باوُجُود مجھے قَبول فرما لے گا۔ ہائے اَفْسوس! اگر میرا مالک مجھے ناکام و نامُراد واپس لوٹا دے یا اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے سے روک دے تو میں ہَلاک ہو جاؤں گا۔"

پھر وہ نوجوان دن کو روزے رکھتا اور راتوں کو قِیام کرتا، یہاں تک کہ اس کا جسم لاغَر و کمزور ہو گیا، گوشت جھڑ گیا، ہڈیاں خُشک ہو گئیں اور رَنگ زَرْد ہو گیا۔ ایک دن اس کی والدۂ مُحترمہ اس کے لئے پیالے میں سَتُّو لے کر آئی اور اِصْرار کرتے ہوئے کہا: "میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ یہ پی لو، تمہارا جسم بہت مَشَقَّت اُٹھا چکا ہے۔" چنانچہ، ماں کی بات مانتے ہوئے جب اس نے پیالہ ہاتھ میں لیا تو بے چینی و پریشانی سے رونے لگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان کو یاد کرنے لگا:

**یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ** تَرجَمۂ کنز الایمان: **بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی اُمّید نہ ہو گی۔** (پ13، ابراھیم:17) پھر اس نے زور زور سے رونا شُروع کر دیا اور زمین پر گِر گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا طائرِ رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۶۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے، دن رات گُناہوں میں مَشْغُول رہنے والا نوجوان ایک اِجتماع میں حاضِر ہوا اور اس میں ہونے والے رِقّت انگیز بیان کو سُنا، تو اس کے دل میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ساری ساری رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا، دن میں روزہ رکھتا اور سچی توبہ کرنے کے بعد بھی خوفِ خدا کے باعث ہر وَقْت اپنے سابِقہ گُناہوں پر نادِم رہتا، اسی کیفیَّت میں وہ اس دُنیا سے رُخْصَت ہوا۔ اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ نیک اِجتماعات میں شِرکت کرنا بڑی سَعادَت کی بات ہے کہ اس کی بَرَکت سے جہاں اَجْر و ثواب کا ڈھیروں خَزانہ ہاتھ آتا ہے، وہیں بہت سے لوگوں کو توبہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں نیز ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر ضَرور شِرکت کرنی چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مُبارَک اجتماعات، تلاوتِ قُرآن، نعتِ رَحْمتِ عَالمیان، سُنَّتوں بھرے بیان، رِقَّت اَنگیز دُعا اور صَلوٰۃ وسَلام اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے دیے جانے والے علم و حکمت سے مالا مال رنگ برنگے مدنی پھولوں کے مدنی گُلدستوں سے سجے ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں شِرکت کی بَرَکت سے نہ صِرف علمِ دین

سیکھنے کا مَوقع ہاتھ آتا ہے بلکہ حُقُوقُ اللہ کی پاسداری کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے توبہ کر کے نیکیاں کرنے اور سُنَّتوں پر عمل کا ذِہن بھی بنتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تُو | گُناہوں کو | کر مُعاف | اللہ |
| میری | مَقْبول | مَعْذرت | فرما |
| مُصْطَفٰے | کا وَسیلہ | توبہ | پر |
| تُو | عِنایت | مُداوَمت | فرما |

(وسائلِ بخشش، ص۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بار بار توبہ کیجئے!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمتیں بے حَد و بے حِساب ہیں، وہ اپنے بندوں کی ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، لہٰذا بندوں کو بھی اپنی توبہ پر قائم رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے! توبہ کی تین(3) شرائط ہیں، اگر ان شرطوں پر عمل کیا جائے تو ہی سچی توبہ مانی جائے گی۔ وہ تین(3) شرطیں یہ ہیں:

## توبہ کے ارکان

(۱) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر ندامت) (۲) ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا) (۳) یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آیندہ گناہ نہیں کروں گا۔ (منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گُناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی نادِم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عَزْم کرے جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ

میں ہو بجالائے۔(فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱)

لہٰذا ہمیں بھی توبہ کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے توبہ کرتے رہنا چاہیے، اگر پھر بھی بتقاضائے بَشریّت کوئی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں بصد عاجِزی واِنکساری گُناہ پر نادِم ہوتے ہوئے توبہ کیجئے، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کر لیجئے، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کیجئے اور ہر وَقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیشِ نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

## تیرا خوفِ خُدا، تیری شَفاعت کریگا

حضرت سَیِّدُنا ربیعہ بن عُثمان تیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں:"ایک شخص بہت زِیادہ گُناہگار تھا، اس کے شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزرتے۔ وہ گُناہوں کے گہرے سَمُنْدر میں غَرق تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے اِحساس اور گُناہوں پر ندامت کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، اس پر بھی پاک پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گُناہوں پر شرمِندَگی ہوئی، غَفلَت کے پردے آنکھوں سے ہَٹ گئے۔ سوچنے لگا کہ بہت گُناہ ہو گئے، اب پاک پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر لینی چاہئے۔

چنانچہ اس نے اپنی زَوْجہ سے کہا:"میں اپنے سابقہ تمام گُناہوں پر نادِم ہوں اور اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ میرے گُناہوں کو ضَرور مُعاف فرمائے گا۔ میں اب کسی ایسی ہَستی کی تلاش میں جا رہا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری سِفارِش کرے۔"

اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحراء کی طرف چل دیا۔ جب ایک وِیران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: "اے زمین! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میرے لئے شَفیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شَفیع بن جا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعْصُوم فرشتو! تم ہی میری سِفارِش کر دو۔" وہ زار و قطار روتا رہا اور اسی طرح صدائیں بُلند

کرتا رہا۔ ہر ہر چیز سے کہتا کہ تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہو گیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر مُنہ کے بَل گر گیا، اس کی اس طرح سے آہ وزاری اور گُناہوں پر نَدامت کا یہ اَنداز مقبول ہوا اور اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا، جس نے اسے اُٹھایا اور اس کے سر سے گرد وغیرہ صاف کی اور کہا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہوگئی ہے۔" اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری سِفارش کون کریگا؟ وہاں میرا شَفیع کون ہو گا؟" فرشتے نے جواب دیا: "تیرا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا، یہ ایک ایسا عمل ہے جو تیرا شَفیع ہو گا اور تیرا یہی عمل بارگاہِ خُداوندی میں تیری سِفارش کریگا۔

(عیون الحکایات، ص:۱۷۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صد ہزار آفرین اس نوجوان پر کہ جب اس پر گُناہوں کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شَرمندہ ہونے کا خَوف غالب آیا، تو اس نے اپنے تَمام گُناہوں سے سچی توبہ کر لی اور روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی سِفارش کرنے والے کی تلاش میں نکلا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتے کے ذَرِیعے اسے توبہ قبول ہو جانے کی خُوشخبری سُنائی۔ یقیناً جن خُوش نصیبوں کو صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نصیب ہو جائے، وہ خَلْوَت ہو یا جَلْوَت، ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں اور اِرتکابِ گُناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بلاشُبہ خوفِ خُدا ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے بڑی اَہمیَّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور مَنْہِیَّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خدا ہے۔ نبیِّ اَکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، ''رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ'' یعنی حکمت کا سَر چشمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/ ۴۷۱، حدیث: ۷۴۴)

لٰہذا! دُنْیوی رونقوں، مَسرَّتوں اور رَعْنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت کے مُعاملے میں غَفلَت کا شِکار ہو جانا، یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحْکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذَخِیْرہ اِکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرْتِکاب سے پرہیز کریں۔

اس مَقْصدِ عظیم میں کامیابی کیلئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہونا بے حد ضَروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارَک وَتعالٰی پارہ 4 سُوْرَۂ اٰلِ عِمْران آیت نمبر 175 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

| وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾<br>(پ ٤ اٰلِ عمران: ١٧٥) | | تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ |
|---|---|---|

صَدرُ الْاَفاضِل، حضرتِ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں، کیونکہ اِیمان کا مُقْتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خُدا ہی کا خوف ہو۔

حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ١/٤٦٩، حدیث: ٧٤٠)

سردارِ دوجہان، محبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ١/٥٤١، حدیث: ٩٧٤)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوفِ خدا سے مُراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفْت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس

کے غَضَب اوراس کے نتیجے میں اِیمان کی بَربادی وغیرہ سے خوف زَدہ رہنے کانام خوفِ خُدا ہے۔(کفریہ کلمات.... ص:۲۶) خوفِ خدا سے متعلق تفصیلی معلومات یعنی خوفِ خدا کیا ہے؟خوف کا ادنیٰ، اعلیٰ اور درمیانہ درجہ، خوفِ خدا کا نتیجہ، خوفِ خدا کی برکات، خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت، خوفِ خدا کے حصول کے طریقے، انبیاء وسید الانبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ملائکہ، صحابہ و اولیاء کا خوفِ خدا، خوفِ خدا پیدا کرنے والی چند آیات وغیرہ کا علم حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**احیاء العلوم جلد4** "کا مطالعہ کیجئے۔ یاد رہے!کہ صِرْف قَبْر وحَشْر اور حساب ومیزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر مَحض چند آہیں بھرلینا... یا...اپنے سَر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھرالینا...یا...کَفِّ افسوس مل لینا...یاپھر...چند آنسو بہا لیناہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کا ترک کر دینا اور اِطاعتِ الٰہی میں مَشغول ہو جانا، اُخْرَوِی نَجات کے لئے بے حد ضروری ہے اور جو لوگ خوفِ خدا کے سبب اِرْتِکابِ گُناہ سے اِجْتناب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اپنا مُقرَّب ومحبوب بنالیتا ہے۔ چُنانچہ

## عبدُ اللہ بن مُبارک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی توبہ

حضرت عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عام سے نوجوان تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوایک کنیز سے عِشْق ہو گیا تھا اور مُعامَلہ کافی طُول پکڑ چُکا تھا۔ سخت سردیوں کے موسِم میں ایک بار دِیدار کے اِنتِظار میں اس کنیز کے مکان کے باہَر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صُبح ہو گئی۔ رات بے کار گُزرنے پر دل میں مَلامت (شرمندگی) کی کَیفیَّت پیدا ہوئی اور اس بات کا شِدَّت سے اِحْساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات برباد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عِبادت میں گُزاری ہوتی۔ اس تصوُّر سے دل کی دنیا زَیر وزَبَر ہو گئی اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خالِص توبہ فرمائی، کنیز کی مَحَبَّت سے جان چُھڑائی، اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگائی اور قلیل ہی عرصے میں وِلایَت کی اَعْلیٰ مَنْزِل پائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شان اِس قَدر بڑھائی کہ ایک بار والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکلیں تو ایک باغ میں گُلْبُن یعنی گُلاب کے پودے کے نیچے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس طرح مَحوِ خواب (یعنی سوتا) مُلاحَظَہ کیا کہ ایک سانپ مُنْہ میں نَرگِس کی ٹہنی لئے مگس رانی کر رہا ہے یعنی آپ کے وُجُودِ مَسْعُود پر سے مکّھیاں اُڑا رہا ہے۔(تنکرۃالاولیاءج ا ص۱۶۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! عشقِ مجازی کی آگ میں سُلگنے والے ایک نوجوان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کیسا کرم ہوا کہ اس نے خالِص توبہ کی اور عشقِ حقیقی کا جام پی کر مرتبۂ وِلایَت حاصل کرلیا۔ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب وغریب مُعاملہ ہے کہ عُمُوماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل (ہمارے مُعاشَرے میں بھی) عشقِ مَجازی کی خُوب ہوا چل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وَجہ اَکْثر مُسلمانوں میں اِسْلامی مَعْلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے!T.V ، موبائل اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشْقِیہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں، ڈائجیسٹوں میں فَرضی عِشقیہ اَفْسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مخلوط (جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر نامَحرم رِشْتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اَندر

اُتر کرا کثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مطّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دو طَرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُموماً گناہ وعِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادَلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قَول وقَرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دِیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بَعدہٗ (یعنی اُس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی "کورٹ مَیرِج" کی ترکیب بنتی ہے (یا پھر) بھاگتے نہیں بنتی تو خودکُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اَخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۰)

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یا رَسُوْلَ اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یا رَسُوْلَ اللہ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عشقِ مَجازِی سے نَجات کا بہترین ذریعہ "سُنَّتِ نِکاح" کی اَدائیگی ہے۔ آیئے! حُصُولِ ثواب کے لئے نِکاح کے فَضائل پر چند فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

## نکاح کے فضائل پر مبنی پانچ (5) فرامینِ مصطفٰے

1. جو میرے طریقے کو محبوب رکھے، وہ میری سُنَّت پر چلے اور میری سُنَّت سے نِکاح (بھی) ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۳۸۱ حدیث ۵۴۷۸)
2. عورت سے نکاح چار باتوں کی وَجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نِکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے): (۱) مال و (۲) حَسب و (۳) جمال و (۴) دِین اور تُو دین والی کو تَرجیح دے۔ (بُخاری ج ۳ ص ۴۲۹ حدیث ۵۰۹۰)
3. جب تم میں کوئی نِکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ہائے اَفسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی

(۲/۳) دین بچالیا۔(اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۱۲۲۲)

4. جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نِکاح کرلے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۳ ص ۲۷۰)(نیکی کی دعوت، ص ۵۱۲)

5. اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی اِستطاعت رکھتا ہے، وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نَظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حِفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطعِ شہوت (یعنی شہوت کو توڑنے والا) ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ج ۳، ص ۴۲۲، حدیث: ۵۰۶۶)

| | | |
|---|---|---|
| میں نیچی نِگاہیں رکھوں کاش اَکثر | | عَطا کردے شَرم و حَیا یاالٰہی |
| ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا | | مجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی |

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرتِ سَیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ سِتار (ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیٔ قرآن کے پاس سے گُزری جو یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک جہنّم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۴۹)

آیتِ مُبارَکہ سنتے ہی لڑکی نے سِتار پھینکا، ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گر گئی۔ جب اِفاقہ ہوا تو سِتار توڑ کر عِبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ و زاہدہ مَشہور ہو گئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا کہ ''اپنے آپ پر نرمی کر۔'' یہ سُن کر روتے ہوئے بولی: ''کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ جہنّمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے؟ پُل صِراط کیسے عُبور کریں گے؟ قِیامت کی ہولناکیوں

سے کیسے نَجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے گرم پانی کے گُھونٹ کیسے پئیں گے؟ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب کو کیسے برداشت کریں گے؟'' اتنا کہہ کر پھر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ جب اِفاقہ ہوا تو بارگاہِ خُداوَندی میں یُوں عرض گُزار ہوئی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کر رہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قُبول فرما لے گا؟'' پھر اس نے ایک آہِ سَرد، دِلِ پُر دَرد سے کھینچی اور کہا: ''آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے۔'' پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے دَرد بھرے اَنداز میں روئی کہ وہاں مَوجُود سب لوگ اُس کی شِدَّتِ گریہ وزاری سے بے ہوش ہو گئے۔ (الروض الفائق، ص ۱۴۸) (از فیضانِ ریاض الصالحین، ج ۱، ص ۱۹۲)

عیب میرے نہ کھول مَحشر میں نام سَتّار ہے تِرا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ کیسے ایک باجا بجانے والی لڑکی پر خوفِ خدا کا غَلَبہ ہوا اور وہ اپنے اس فسقیہ عمل سے توبہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت و رِیاضت میں مَشْغُول ہو گئی۔ افسوس! آج کل گانے باجوں، موسیقی اور آلاتِ لَہو ولَعِب نے مُسلمانوں کی اَکثَرِیَّت کو یادِ الٰہی سے غافل کر رکھا ہے۔ مُوسیقی کئی مُسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر ہر چیز میں مُوسیقی مُسَلَّط ہے۔ کار ہو یا ہوائی جہاز، ٹرک ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سُوزوکی، گدھا گاڑی ہو یا بیل گاڑی، مکان ہو یا دُکان، کار خانہ ہو یا گودام، ہوٹل ہو یا پان کی ہٹّی (یعنی دُکان)، دھوبی کی پاٹ ہو یا حجّام کی ہاٹ، تقریباً ہر جگہ مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ بچّہ آنکھ ہی مُوسیقی کے سُروں میں کھول رہا ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں جو اس کو مُوسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے، (شاید یہی سبب ہو کہ کئی بدنصیب سرہانے گانے چلاتے ہیں جبھی انہیں نیند آتی ہے) کھلونوں میں گُڑیا ہو یا بھالو، ریل گاڑی ہو یا ہوائی جہاز سب میں مُوسیقی یہاں تک کہ بچّے کی جُوتیاں بھی مُوسیقی بجاتی ہیں! پھر یہ بچّہ بڑا ہو کر مُوسیقی سے کیسے بچ سکے

گا؟ یادر کھئے ! مُوسیقی شیطانی اِیجاد ہے، اس بارے میں دُنیائے اِسلام کے مشہور و مَعْروف حَنَفی بُزرگ، عارف بِاللہ، حضرتِ سیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مَنْقُول ایک رِوایت کا خُلاصہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضْرتِ سیِّدُنا داوٗد علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خُوش اِلحانی سے پہاڑ وَجد میں آ جاتے، پَرِندے اُڑتے اُڑتے گر پڑتے، چَرِندے اور دَرِندے آواز سُن کر جنگلوں سے نکل آتے، دَرَخت جُھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچّے رونا اور دُودھ مانگنا تَرک کر دیتے، آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے اَثر سے بعض اَوْقات اِنسانوں کی رُوحیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بار آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز سُن کر 100 عورَتیں وفات پا گئیں۔ شیطٰن، آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نیکی کی دعوت کے اِس انداز سے بہُت پریشان تھا۔ آخِر کار اِس نے بنسری اور طَنْبُورہ (طَم۔بُورَہ) بنایا اور خُوب گایا بَجایا۔ اب لوگ دو گُروہوں میں تقسیم ہو گئے جو سَعادت مند تھے وہ حَضْرتِ سیدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطان کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہو گئے۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص۴۵۷ بِتَغَیُّر)

واقعی گانا شیطان ہی کی ایجاد ہے جیسا کہ ''تفسیراتِ اَحمدِیّہ'' کی اس رِوایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: '' شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا۔'' (تفسیراتِ احمدیہ ص۶۰۱، اَلْفِردَوس بمأثور الْخطاب ج۱ ص۲۷ حدیث ۴۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد (یعنی اِیجاد کرنے والا) شیطان مَلْعُون ہے اور گانے باجے سُننا، سُنانا شیطان کے نقشِ قدم پر چلنا چلانا ہے، آیئے! گانے باجے کی مَذمَّت پر چار (4) روایات سُنْتے ہیں:

(1) دو آوازوں پر دُنیا و آخرت میں لَعْنت ہے (۱) نِعمت کے وَقْت باجا (۲) مُصیبت کے وَقْت نوحہ کرنا (یعنی چِلاّنا)۔ (اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال لابن عَدِی ج۷ ص۲۹۹)

(2)حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نَقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوَت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نَشے کی سی تاثیر ہے۔(تفسیر دُرِّ منثور ج ٦ ص ٥٠٦، شُعَبُ الْاِیمان ج ٤ ص ٢٨٠ حدیث ٥١٠٨)

(3)جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دِھیان سے سُنے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُسکے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔(ابنِ عَساکر ج ٥١ ص ٢٦٣)

(4)گانا اور لَہو، دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مُقدَّسہ کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قراٰن اور ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور دل میں اِس طرح اِیمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطاب ج ٣ ص ١١٥ حدیث ٤٣١٩)(نیکی کی دعوت، ص:485،486)

## کیا واقعی موسیقی رُوح کی غِذا ہے؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ روایات سے مَعلُوم ہوا کہ گانے باجے سُننا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مُعاشَرے کے ماڈرن مُفکِّرین اور میوزِک کے شائقین، اس لَہو ولَعِب اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو رُوح کی غِذا قرار دیتے ہیں ۔ مُوسیقی ہر گز رُوح کی غذا نہیں بلکہ اِس سے رُوحانِیَّت تباہ ہوتی ہے۔ رُوح کی غِذا تو ذِکرُ اللہ ہے جیسا کہ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد، آیت 28 میں اِرشاد ہوتا ہے: **اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ۟** تَرجَمۂ کنزالایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔ رُوح کی غِذا نماز ہے جو کہ ذِکر ہی ہے، چُنانچِہ پارہ 16 سُوْرَۂ طٰہٰ، آیت نمبر 14 میں فرمانِ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے:

**وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۟** تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** گانے باجے رُوح کی غِذا نہیں بلکہ یہ تو رُوح میں بگاڑ پیدا کرتے

ہیں، نَمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرتے ہیں، شَرم وحَیا کاخُون کرتے ہیں، مُسلمان خواتین کو بے پردَگی پر اُبھارتے ہیں، یقیناً اسے ''رُوح کی غِذا'' کہنا شیطانی اور سازِشی نَعرہ ہے۔(نیکی کی دعوت، ص:488)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچنے، ذِکرُ اللہ، تلاوتِ قرآن اور نعت شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فلموں ڈِراموں کے گُنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## دو گُدڑیوں والا!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے، میں مسجِد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گُزرا، جس نے دو گُدڑِیاں اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دِل میں بات آئی کہ شاید یہ بِھکاری ہے، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کَما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گُدڑِیاں اَوڑھے سو رہا ہے، جب اس کے چہرے سے گُدڑِی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وُہی شخص ہے جو میرے قریب سے گُزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: "اِس کا گوشت کھاؤ۔" میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: "کیوں نہیں! تُو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخُوش ہوا۔" حضرت سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کُھل گئی، خوف کی وَجہ سے مجھ پر لَرزہ طاری تھا، میں مُسَلسَل تیس(30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صِرْف فرض نماز کے لئے وہاں سے اُٹھتا۔ میں دُعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُر اَسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو

گُدڑِیاں تھیں۔ میں فوراًاُس کی طرف لَپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہولیا۔ آخِر کار میں نے اُس کو پُکار کر کہا:"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتاہوں۔"اُس نے کہا:اے ابراہیم! کیاتم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دِل کے اَندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں ؟اس کے مُنہ سے اپنے بارے میں غیب کی خَبر سُن کر میں بے ہوش ہو کر گِر پڑا۔ جب ہوش آیاتو وہ شخص میرے سِرہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے ؟ میں نے کہا:"نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔"پھر وہ پُر اَسرار شخص میری نظروں سے اَوجَھل ہو گیااور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔

(عُیونُ الْحِکایات(عربی)۲۱۲)(غیبت کی تباہ کاریاں، ص:342)

## بد گُمانی بھی غیبت ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِس حکایت سے ہمیں عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھُول چُننے کو ملتے ہیں، اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں بد گُمانی بھی غیبت ہے۔یعنی کسی واضح قَرینے کے بِغیر کسی کے بارے میں بُرائی کو دِل میں جَمالینا کہ وہ ایسا ہی ہے، بد گُمانی کہلاتا ہے، جو کہ غِیْبَۃُ الْقَلْب یعنی دل کی غیبت ہے۔ کسی کے سادَہ لِباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حَقِیر اور بھیک مانگنے والا فقیر جاننا بڑی بُھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں وہ کوئی گُدڑی کا لَعل یعنی پہنچی ہوئی ہَستی ہو۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص:343)

## رُوحانی حاکم

**یادر کھئے!** اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے رُوحانی حاکم ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا سے غَیب کی باتیں، ان اللہ والوں کے عِلْم میں ہوتی ہیں۔ ہر وَلی کی وِلایت کا شُہرہ اوردُھوم دَھام ہونا کوئی ضَروری نہیں۔ یہ حضرات مُعاشَرے کے ہر طَبقے میں ہوتے ہیں۔ کبھی مزدُور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پھَل فَروش کی صُورت میں، کبھی تاجر یا مُلازِم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا مِعْمار کے رُوپ میں بڑے

بڑے اَوْلیاء ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی مُسلمان کو حقیر نہیں جاننا چاہیئے۔ (فیضانِ سنت، ص:430) مغرور آدمی جس کو حقیر جانتا ہے، اُس کی ہنسی اُڑاتا ہے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 11 میں فرماتا ہے:

| يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ (پ26الحُجُرات11) | | تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! نہ مَرد مَردوں سے ہنسیں، عَجَب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔ |
|---|---|---|

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکِّی شَافِعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: "سُخْرِیَہ" سے مُراد یہ ہے کہ جس کی ہنسی اُڑائی جائے، اُس کی طرف حقارت سے دیکھنا۔ اس حکمِ خُداوَنْدی عَزَّوَجَلَّ کا مَقْصَد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تم سے بہتر، اَفْضل اور زِیادہ مُقَرَّب ہو۔ چُنانچِہ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شُمار، بِاِذنِ پروردگار، دوعالم کے مالِک و مختار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: "کتنے ہی پریشان حال، پَراگندہ بالوں اور پھٹے پُرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ جن کی کوئی پَرواہ نہیں کرتا، لیکن اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی بات کی قسم کھالیں تو وہ ضَرور اسے پُورا فرمادے۔" (سُنَنِ تِرمِذی ج ۵ ص ۴۵۹ حدیث ۳۸۸۰) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص:102)

## فُقراء اور ان کی مَجالس کو حقیر نہ جانو!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی تمام مُسلمانوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں بالخُصُوص نیک و پرہیز گار فُقراء کی تعظیم و تکریم کرنی چاہیے اور انہیں ہرگز ہرگز اپنے سے حقیر نہیں جاننا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہم جنہیں کم تَر سمجھ رہے ہوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُولیّت کے اَعْلٰی مَراتِب میں ہم سے بڑھ کر مَقام رکھتے ہوں۔

زاہد نگاہِ تنگ سے کسی رِند کو نہ دیکھ

شاید کہ اس کریم کو تُو ہے کہ وہ پسند

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** توبہ کرنے والوں کے واقعات سُن کر یقیناً ہمارا بھی گُناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کا ذِہن بنا ہو گا۔ اَوّلاً تو ہمیں گُناہوں سے اِجْتناب(یعنی بچنا) ہی کرنا چاہیے، مگر بَتقاضائے بَشَرِیَّت کبھی دانستہ یانادانستہ کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو توبہ میں ہر گز ہر گز تاخیر نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِنْتہائی عاجزی وزاری کرتے ہوئے توبہ کر لینی چاہئے کہ توبہ کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور ان کی توبہ بھی قبول کرلیتا ہے۔

## اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ غفّاری

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، مُحْسِنِ اِنْسانِیَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ’’اگر تم گُناہ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔‘‘ (ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۰، حدیث:۴۲۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ کے بعد اس پر اِسْتِقامت حاصل ہو جانا ہی اَصْل کامیابی ہے۔ لہٰذا توبہ پر اِسْتِقامت پانے، گُناہوں سے دامن چُھڑانے اور نیکیوں میں دل لگانے کے لئے گُناہوں کے اَنْجام اور توبہ پر ملنے والے اِنْعام واِکْرام کو پیشِ نظر رکھئے اور وَقتاً فوقتاً توبہ کرنے والوں کے واقعات بھی پڑھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ پر ضرور اِسْتِقامت نصیب ہو گی۔ اس کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ’’توبہ کی روایات وحکایات‘‘ کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں توبہ کی اَہَمِیَّت وفضائل، سچی توبہ کی تعریف، توبہ پر اِسْتِقامت پانے کے طریقے نیز توبہ میں حائل ہونے والی رُکاوٹیں اوران کا حَل جاننے کے ساتھ ساتھ سچی توبہ کرنے والے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے اِیمان اَفروز 55 واقعات بھی اپنی بہاریں لُٹارہے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی مَصروفیات سے وَقْت نکال کر اس کتاب کا بغور مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بیان کا خُلاصہ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج کے بیان میں ہم نے تَوبہ کرنے والوں کے واقعات اور ضمناً کچھ مَدَنی پھول سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سَرزَد ہوجائے تو فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے سچے دِل سے تَوبہ کرلینی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا خوفِ خُدا رکھنا اوراس کی بارگاہ میں رُجُوع لانا، اس کے دربار میں ہماری سِفارش کرے گا۔ یاد رکھئے! تَوبہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وَقْتی طور پر اپنے گُناہوں پر ندامت کا اِظْہار کیا جائے اور پھر سے گُناہوں کا سلسلہ شُروع کردیا جائے بلکہ سچی تَوبہ وہی ہے کہ جس کے بعد گُناہ نہ کرنے کا پُخْتَہ اِرادہ ہو۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسی تَوبہ کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے اوران کی تمام خَطاؤں کو مُعاف فرماتا ہے۔ یادرکھئے! توبہ کے اس قدر فَضائل سُن کر اگر ہمارا ذِہْن بنا تو شیطان ہرگز نہیں چاہے گا کہ ہم ان فضائل کو پانے میں کامیاب ہوجائیں بلکہ وہ ہمیں بہکانے کیلئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اِسْتعمال کرکے ہمیں بہکانے کی کوشش کرے گا، مگر ہمیں اس کے واروں سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرنی ہوگی۔ نَفْس وشیطان کے مَکْروفَریب سے بچنے کے طریقے جاننے اور خُود کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے اچھی صُحْبت

اِختیار کرنا اِنتہائی ضَروری ہے، اگر ہم اچھی صُحبت اَپنانے میں کامیاب ہوگئے تواِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ میں حائل تمام رُکاوٹیں دُور ہو جائیں گی اور ہم نیکیوں کے عادی بن جائیں گے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اچھی صُحبت کی بَرَکت سے توبہ پر اِسْتِقامت پانے، نیکیوں کی عادت بنانے، خود بھی گناہوں سے بچنے، دوسروں کو بھی گُناہوں سے بچانے اور نیکی کے رستے پر لانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وَقْت کے ساتھ شرکت فرمایئے، ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اَپنایئے اور مدنی اِنْعامات پرخُود بھی عمل کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دِلایئے۔

## مجلسِ توقیت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سُنّتوں کی دُھومیں مَچانے کیلئے 95 سے زائد شُعْبہ جات میں کام کررہی ہے۔ اِنہی میں سے ایک شُعْبہ "مَجلسِ توقیت" بھی ہے، جس نے علمِ توقیت کے ذَرِیْعے نمازوں کے اَوْقات، طُلُوع وغُروب اور سمتِ قِبلہ کی دُرُسْت مَعْلُومات نَقْشہ کی صُورت میں جمع کی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ توقیت نے اب تک نہ صِرْف عِلْمِ تَوقیت کے اُصُول و قوانین کے مُطابِق بے شُمار شہروں کے اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ کے نَقْشہ جات تیار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قَدَم بڑھاتے ہوئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تَعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام ''اَوقاتُ الصَّلٰوۃ'' بھی مُتعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر دُرُسْت نمازوں کے وَقْت کی نِشاندہی میں حَدْ دَرَجہ مُفید ہے۔ چُنانچہ کمپیوٹر (ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشن، Desktop Application) کے ذَرِیْعے دُنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مَقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مَقامات کے لئے دُرُسْت اَوْقاتِ نماز وسَمتِ قِبلہ بآسانی مَعْلُوم کرسکتے ہیں۔

نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مَسئلہ یا تجویز ہو تو مَجلس کے اَراکین وذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں فون یا اس ای میل ایڈریس (prayer@dawateislami.net) پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ مکتب کے مخصوص اَوْقات میں تَوقِیت مکتب میں بالمُشافَہ رَہنُمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اِسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بارہ (12) مدنی کام کیجئے!

آپ سے مَدَنی اِلْتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے بارہ (12) مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، کم از کم تین (3) آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نُورُالعِرفان / تفسیر صِراطُ الجِنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے، قرآنِ مجید کو پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے کثیر فَضائل وبَرَکات ہیں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب بھی مدنی حلقے میں شریک ہوں یا ویسے ہی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان اور تفسیرِ خزائن العرفان وغیرہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو خُوب ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے مَعانی میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تِلاوت کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ مدنی حلقے میں فیضانِ سُنَّت کے 4 صفحات کا دَرْس بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں شرکت کی برکت سے حُصولِ عِلْمِ دین کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی حلقے میں مَنْظُوم شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور شجرہ شریف کے تو کیا کہنے کہ مشائخِ کِرام کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ

اپنے مُریدین وطالبین کو ایک شَجرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مَشائخ کے نام اور ضَروری وَظائِف اور مخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شَجَرہ عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ جب کوئی "شَجَرہ عالیہ" پڑھے گا تو بار بار اپنے مشائخِ کرام کے نام لینے کی برکت سے نام بھی یاد ہو جائیں گے اور ہر بار اِیصالِ ثواب کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ اَولیائے کاملین کی اَرْواحِ مُقدّسہ بھی خُوش ہوں گی اور ایصالِ ثواب کرنے والے مُرید پر خُصُوصی نظرِ عنایت ہوتی ہے جس سے مُرید کو دِینی ودُنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہعَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَولیاءُ اللہ سے محبت، ذکر و دُرُود کی عادت ،نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذِہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنّتوں کے مطابق زِندگی گزارنے والے بن گئے۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ صوبۂ پنجاب کے ضِلع بہاول پُور کی تحصیل ٹَیل والا میں ایک صاحِب (عمر تقریباً 37 سال) کا مِنی سینما گھر تھا، وہ روزانہ کئی شَو چلاتے، جس میں سینکڑوں اَفراد فلمیں دیکھتے اور اپنی آنکھوں میں جہنَّم کی آگ بھرنے کا سامان کیا کرتے۔ علاوہ اَزیں وہ کرائے پر فلموں کی وی۔ سی۔ ڈیز بھی دیا کرتے۔ ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں مدنی چینل چلانے کی ترغیب دی، خُوش قسمتی سے اُن صاحِب نے کبھی کبھار مَدَنی چینل چلانا شُروع کیا، جسے وہ خُود بھی دیکھا کرتے۔ چند ہفتوں کے بعد یعنی 9 شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۳۰ھ کو "یَزمان" شہر میں ہونے والے **"اجتماعِ ذِکرو نعت"** میں سینکڑوں اسلامی بھائیوں کے سامنے اُنہوں نے بتایا کہ مَدَنی چینل کی بَرَکت سے میرے اَندر خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ پیدا ہوا ہے، میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی ہے اور اپنا مِنی سینما بند کر دیا ہے، نیز اُنہوں نے نمازوں کی پابندی کرنے، داڑھی شریف

سَجانے اور رَمَضانُ الْمبارَک میں دعوتِ اسلامی کے 10 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی اچّھی اچّھی نیّتیں کیں۔ قادِریہ رضویہ سلسلے میں بیعت ہو کر حضورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے مُرید بن گئے۔ فلموں وغیرہ کی تقریباً 40 ہزار روپے مالیت کی ویڈیو سی ڈیز ضائع کر دیں۔ مِنی سینما کی جگہ پر مکتبہ قائم کیا، جس میں مکتبۃُ المدینہ کا سامان یعنی کتابیں، وی سی ڈیز وغیرہ رکھیں اور رِزْقِ حَلال کمانے میں مَصروف ہو گئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اور ہمیں اِسْتِقامت نصیب فرمائے۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص:332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِرج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## "ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشْفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (4) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ

کراپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (5) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (6) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے (7) مراٰۃ المناجیح میں ہے: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالِص مُضِر (یعنی مکمّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دِہ) بھی مفید بھی (۴) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالِص مُضِر (یعنی مکمّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۴۶۴) (8) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔" (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ ص۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر

تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

**شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ**

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

**(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ**

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

**(3) رحمت کے سترّ دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ**

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

**(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں**

**جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ**

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

## (5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

### اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۴۹)

## (6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

### اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)